

شرعی تقلید کے منکرین اندھی تقلید کے شکار

جمعیت المسلمین

مولوی محمد عثمان پورہ، سروے نمبر ۱۵۶، مالیگاؤں 423203

ضلع ناسک، مہاراشٹر، الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرعی تقلید کے منکرین، اندھی تقلید کے شکار

اول کلمہ (کلمہ طیبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) اور بقیہ چاروں کلمات، نیز ایمان مجمل، ایمان مفصل ان تمام کو جمع اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) اپنی کتابوں میں ”کلمات اسلام“ سے موسوم کرتے ہیں اور انہیں اسلام اور ایمان کی بنیاد مانتے ہیں۔ یہ کلمات بہ دلیل ”اجماع“، بشکل تو اتر عملی اہل سنت والجماعت تک پہنچے ہیں۔ ماضی میں کچھ غیر مقلدین علماء کے فتاوے صادر ہوئے کہ یہ کلمات اسلام نہیں ہیں کیوں کہ ان کی کوئی اصل قرآن کریم یا احادیث میں نہیں ہے۔ چوں کہ یہ کلمات امت کی گٹھی میں پڑے ہوئے ہیں اور ان سے انکار کی کسی میں جرأت نہیں ہے، اس لیے ماضی کے غیر مقلدین کے یہ فتاوے صدا بہ صحرا ثابت ہوئے۔ غیر مقلدین آج بھی انہیں اسلام کی اصل الاصول مانتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر غیر مقلدین انہیں کلمات اسلام تسلیم کرتے ہیں تو کس دلیل سے؟ کیوں کہ ان کے نزدیک تو دلائل تو صرف دو ہیں، ایک قرآن دوسرے احادیث۔ یعنی وہ اجماع اور قیاس کے منکر ہیں۔ اور کلمہ طیبہ اور کچھ کلمات بالکل انہیں ہنیت کے ساتھ قرآن کریم کی آیت یا صحیح حدیث میں موجود نہیں ہیں۔ جمع اہل سنت والجماعت کیلئے یہ مسئلہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک دلائل چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس مجتہد۔ اس لیے ان کے نزدیک ان کلمات اسلام کی دلیل اجماع بشکل تو اتر عملی سے ہے۔ آگے کی تمام بحثیں سمجھنے کے لئے اس بنیاد کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

۲۷ نومبر ۲۰۰۵ء کو جنوبی ہند کے تاریخی شہر ”گرمکنڈا“ میں ایک مناظرہ فرقہ اہل حدیث اور احناف کے درمیان ہوا جس کے دو موضوع تھے (۱) کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ بالکل اسی طرح قرآن کریم اور صحاح ستہ کی صحیح صریح مرفوع اور متصل حدیث سے ثابت کر دیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ورنہ یہ بتادیں کہ اس کلمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۲) ارکان اسلام میں کلمہ کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔ آپ مکمل نماز، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، نوافل اور مفصلات کی پوری تفصیل قرآن مجید اور صحاح ستہ سے ثابت کر دیں تو پھر ہم بھی اہل حدیث کے مسلک میں شامل ہو جائیں گے۔ شیخ فضیلہ عبدالباسط صاحب ریاضی، صدر جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش اور ان کے حمایتی علماء، دلائل پیش نہیں کر سکے اور عاجز رہے۔ غیر مقلدین کا ظرف نہیں ہے کہ شکست تسلیم کر سکیں۔ چنانچہ جب سے وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ کلمہ طیبہ اسی ہیئت کے ساتھ احادیث میں موجود ہے ہم اس کے دلائل تلاش کر رہے ہیں۔ چونکہ کلمہ طیبہ کا اقرار اسلام میں فرض ہے اور حدیث سے فرض ثابت کرنے کیلئے احادیث متواترہ درکار ہیں اس لیے غیر مقلدین کو کلمہ طیبہ کی دلیل میں ”احادیث صحیحہ، صریحہ متواترہ“ پیش کرنا چاہئے (چوں کہ خود غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح ”حدیث“ ہوتی ہے اور وہ قیاس کے منکر ہیں اس لیے صریح حدیث پیش کرنا ہوگی جس میں قیاس نہ کرنا ہو)۔ سات سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے غیر مقلدین، احادیث صحیحہ صریحہ متواترہ تو کیا پیش کرتے ابھی تک ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش نہیں کر سکے۔ جہاں کوئی کلمہ طیبہ کی دلیل کا مطالبہ کرتا ہے غیر مقلدین الٹا چور کو تو ال کوڈ انٹے کے مصداق، خود اسی پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص کلمہ طیبہ کو نہیں مانتا۔

یہی کام ”محمدی فاؤنڈیشن، سلیم منشی نگر مالیگاؤں“ والوں نے کیا۔ لیکن انہوں نے ایک کام زائد کیا کہ شیخ فضیلہ رضاء اللہ عبد الکریم صاحب مدنی کی اندھی تقلید میں، الاصابہ فی تمییز الصحابہ سے ایک روایت بھی پیش کر دی اور ساتھ میں اعلان بھی کر دیا کہ جو اُسے غلط ثابت کر دے اسے منہ مانگا انعام دیں گے۔ کلمہ طیبہ کی دلیل کی بحث کا بازار گرم تھا اس لیے ”ایڈیٹر اخبار اسلاف مالیگاؤں“ نے شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی کی اندھی تقلید میں بغیر کسی تحقیق کے ان کا مضمون کلمہ طیبہ کی دلیل میں لکھ مارا۔ صدر جمعیت المسلمین مالیگاؤں کی طرف سے رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے ان چاروں کو دعویٰ ثابت کرنے کا چیلنج ارسال کیا گیا۔ محمدی فاؤنڈیشن اور اخبار اسلاف مالیگاؤں والوں کو ۵/ جون ۲۰۱۳ء کو یہ رجسٹر پنچ گیا اور چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنۃ ممبئی کو یہ چیلنج ۶/ جون ۲۰۱۳ء کو پنچ چکا ہے۔ لیکن تادم تحریر (۱۴/ جولائی ۲۰۱۳ء) کسی قسم کا معذرت نامہ موصول نہیں ہوا۔ ”چیلنج“ کا مضمون آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو۔

جمع اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کا چار ادلہ شرعیہ (کتاب اللہ، سنت، اجماع، قیاس مجتہد) پر اتفاق ہے۔ جبکہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف دو ہیں قرآن اور حدیث۔ غیر مقلدین اجماع اور قیاس مجتہد کا انکار کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علماء اور غیر علماء سُر میں سُر ملا کر دن رات ”تقلید“ کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں اور تقلید کو شرک، حرام، جہالت، اندھا پن وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم اجماع اور قیاس کے قائل ہیں جب کہ ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ اجماع نبی کا نہیں ہوتا بلکہ غیر نبی کا ہوتا ہے اور قیاس بنی کا نہیں ہوتا بلکہ غیر نبی کا ہوتا ہے اور غیر نبی کے قول و فعل کو دلیل بنانا تقلید ہے جو غیر مقلدوں کے نزدیک شرک، حرام، جہالت،

اندھا پن ہے۔ اگر غیر مقلدین اجماع اور قیاس کو دلیل مانیں گے تو ان کے اصول سے وہ خود مشرک، جاہل، اندھے ہو جائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ ان کے دلائل صرف دو ہیں قرآن اور حدیث۔ جب کہ ان کے بیشتر امور و مسائل اجماع اور قیاس مجتہد پر بھی مشتمل ہیں۔ دراصل اسلام میں اکثر امور اجماع اور قیاس پر منحصر ہیں پورے اسلام کا اس سلسلے میں جائزہ کارے دارد۔ اسلام کے ارکان (یعنی ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) کا مختصر جائزہ پر بھی یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی اور غیر مقلدین کا پول اسی میں کھل جائے گا۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ”گر مکنڈا“ کا مناظرہ ہوا۔ اپنے بلند بانگ دعووں سے عوام کو متاثر کرنے کے لئے سلطان ٹیپو شہید کے والدہ محترمہ کے شہر عزیز آندھرا پردیش جنوبی ہند کے تاریخی شہر گر مکنڈہ میں ۲۷ نومبر ۲۰۰۵ء کو جب بنگلور اور آندھرا پردیش کے فرقہ اہل حدیث کے علماء اور عوام نے حنفی علماء کے ساتھ امنائے کابلی کا چیلنج کیا، تو ان کے اس غلط پروپیگنڈے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کہ ”ہر مسئلہ میں ہمارے پاس قرآن و حدیث سے دلیل موجود ہے“، علماء احناف نے دو مطالبے رکھے (۱) کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ بالکل اسی طرح قرآن کریم اور صحاح ستہ کی صحیح صریح مرفوع اور متصل حدیث سے ثابت کر دیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ورنہ یہ بتادیں کہ اس کلمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۲) ارکان اسلام میں کلمہ کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔ آپ مکمل نماز، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، نوافض اور مفسدات کی پوری تفصیل قرآن مجید اور صحاح ستہ سے ثابت کر دیں تو پھر ہم بھی اہل حدیث کے مسلک میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن انجام یہ ہوا کہ

جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش کے صدر شیخ فضیلت عبدالباسط صاحب ریاضی اور ان کی حمایتی علماء، مذکورہ دونوں مطالبوں کے جواب دینے سے عاجز آ گئے۔ فرقہ اہل حدیث کے علماء عام طور پر لا جواب ہو کر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ایسے موقعہ پر تفسیر وفقہ یا اسماء الرجال وغیرہ کتابوں کے حوالے دینا شروع کر دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ احناف سے مباحثہ کرتے ہوئے ان کا ہر عالم تو کیا ”عام اہل حدیث“ بھی ڈنکے کی چوٹ یہی اعلان کرتا ہے کہ ہر بات کا جواب صرف قرآن اور صحیح حدیث سے دینا ہوگا۔ علماء اہل سنت نے عوام کو اچھی طرح اپنا مطالبہ اور موضوع سمجھا دیا تھا اس لئے اس مناظرے میں اہل حدیث علماء کی کوئی چالاکی اور عیاری کام نہ آسکی۔ مجمع عام نے شکست فاش کا اعتراف کرنے اور اعترافی تحریر پر دستخط کرنے اور کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطالبہ کیا۔ موصوف نے اعترافی تحریر پر دستخط تو کر دی لیکن امیر جمعیت اہل حدیث آندھرا پردیش شیخ فضیلت عبدالباسط صاحب ریاضی کلمہ طیبہ کے تعلق سے فرقہ اہل حدیث کے سچے اور با اصول غیر مقلد ہیں اس لئے مطالبہ کے باوجود موصوف بڑی دیر تک اس بات پر مصر رہے کہ میں وہی کلمہ پڑھوں گا جو حدیث میں ہے (یعنی کلمہ شہادت) اور یہ کلمہ طیبہ، کلمہ طیبہ تو ہے لیکن حدیث میں نہیں آیا ہے۔ مذکورہ مناظرہ کی رپورٹ مع ثبوت، مدرسہ ضیاء العلوم بانی پاس روڈ انت پور (آندھرا پردیش) نے شائع کر دی۔ اب غیر مقلدین کیلئے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ انھیں اپنے فرقہ کی شکست کی حقیقت تسلیم کرنے کا ظرف ہی نہیں ہے۔ اس لئے جھوٹ بہتان اور ہر ایک چیز کا سہارا لیا۔ اور اپنی جھینپ مٹانے کیلئے مسلسل کوششیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مذکورہ شکست کے فوراً بعد غیر مقلدین کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہوا کہ اہل حدیث علماء، احادیث کی کتابوں میں کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ“ کا ثبوت جمع کر رہے ہیں۔ سات سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن دلیل میں قرآن کریم کی ایک آیت بھی نہیں پیش کی اور صحاح ستہ کی ایک حدیث بھی نہیں پیش کی۔ غیر مقلدین کا یہی فعل ثابت کرتا ہے کہ مفتی معصوم ثاقب صاحب اور احناف کا دعویٰ درست ہے۔

امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کا اقرار کرنا ایمان ہے۔ اس کے اقرار کے بغیر ایمان ممکن ہی نہیں ہے۔ خود غیر مقلدین نے اپنے پمفلٹ میں تحریر کیا ہے کہ ”کلمہ طیبہ کی اہمیت و عظمت سے ہر مسلمان کا دل معمور ہے۔ یہ کلمہ اصل الاسلام ہے۔ پورے دین اسلام کی بنیاد اسی کلمہ طیبہ پر قائم ہے۔ اس کلمے کی وجہ سے کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں رہتا ہے۔“ یعنی وہ بھی اس کلمہ کے اقرار کو فرض مانتے ہیں۔ اب سوال یہ

پیدا ہوتا ہے کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ اس پورے کلمے کا اکٹھا اقرار کس دلیل سے ہے؟ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کلمے کے یہ دونوں جزوا لگ الگ قرآن کریم میں بھی موجود ہیں اور کثرت سے احادیث میں بھی موجود ہیں، لیکن دونوں اجزاء کا اکٹھا اقرار کس دلیل سے ہے؟ تو جمیع اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ اقرار ”اجماع“ سے ہے جو

کہ خیر القرون سے آج تک بشکلِ تواتر عملی امت میں چلا آ رہا ہے۔ چونکہ غیر مقلدین کے نزدیک ”اجماع“ دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تقلید ہے۔ اس لئے انھوں نے اس بات پر پورا زور

صرف کر دیا کہ یہ کلمہ طیبہ حدیث نبوی ﷺ میں بالکل اسی ہیئت کے ساتھ موجود ہے۔ یہ غیر مقلدین کلمہ طیبہ کے اقرار کی دلیل ”اجماع“ سے نہیں مانتے بلکہ حدیث نبوی ﷺ سے دلیل کا

دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے اس دعویٰ پر زور ڈالنے کے لئے یہ لکھا کہ اگر ”کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ دونوں جزوا اکٹھا قرآن و حدیث میں نہیں ملے گا تو اس سے دین اسلام

کی سچائی اور حقانیت ہی مشکوک ہو جائے گی (نعوذ باللہ من ذالک)۔ شریعتِ اسلامیہ میں تو اولہ شرعیہ چار ہیں۔ اس مسئلہ میں حقیقت یہ ہے کہ جمیع اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کا چار اولہ شرعیہ (کتاب اللہ، سنت، اجماع، قیاس مجتہد) پر اتفاق ہے۔ جمیع اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ اقرار ”اجماع“ سے ہے جو کہ خیر القرون سے آج تک بشکلِ تو اتر عملی امت میں چلا آ رہا ہے۔ اسلئے اسلام کی سچائی اور حقانیت تو بے غبار رہی ہے اور رہے گی۔ لیکن غیر مقلدیت کی عمارت یہاں پر متزلزل ہے، بلکہ ڈھ رہی ہے اور اسلام کی دہائی دی جا رہی ہے۔ اسلئے مذکورہ جملہ کے تحریر کرنے کا مقصد دراصل اپنے فرقہ کی قول و فعل کے تضاد کو چھپانا ہے اور ”آپ مرے اور جگ پر لے“ کے مصداق ہے۔

غیر مقلدین گر مکنڈا کے مناظرہ کے شکست کے بعد سے سات سال سے زائد عرصہ سے کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے اس پیشانی کے داغ کو کسی طرح چھپائیں اور اس سلسلے میں مسلسل ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) ماہنامہ ”اہل السنہ“ ممبئی نامی ایک رسالہ کے مدیر اعلیٰ شیخ فضیلۃ رضاء اللہ عبد الکریم صاحب مدنی نے ”بارہ مسائل بیس لاکھ انعام“ نامی کتابچہ کے جواب کے نام پر ایک کتاب ”بارہ مسائل بیس لاکھ انعام کا حقیقت پسندانہ جائزہ“ لکھا۔ جسمیں متعدد جگہوں پر بازی گری کی ہے۔ ان بازی گریوں میں ایک بازی گری ”ایک لاکھ روپے کا انعام“ کے عنوان کی ہے جسمیں انہوں نے اسی مسئلہ کو صاف کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اسی بازی گری کو محمدی فاؤنڈیشن سلیم منشی نگر مالگاؤں والوں نے بغیر کسی جانچ کے موصوف کی اندھی تقلید میں بشکل پمفلٹ شائع کر دیا۔ (۲) اسی طرح ماہنامہ ”اہل السنہ“ ممبئی نامی رسالہ کے مدیر شیخ فضیلۃ کفایت اللہ صاحب سنابلی نے دسمبر ۲۰۱۲ء کے شمارہ

میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ہے ”کیا کلمہ طیبہ حدیث میں موجود ہے؟“۔ اسی مضمون کو [اخبار ”اسلاف مالِ گائوں“ کے ایڈیٹر نے ۲۰ دسمبر ۲۰۱۲ کے شمارہ (جلد نمبر ۱۷، شمارہ نمبر ۲۰) میں بغیر کسی جائزہ موصوف کی اندھی تقلید میں پہلے صفحہ پر شائع کر دیا۔

محمدی فاؤنڈیشن والوں کے دعویٰ کی حقیقت

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے پمفلٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ کلمہ طیبہ مختلف کتب احادیث میں موجود ہے۔ نام کے اس فرقہ اہل حدیث کے حضرات کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حدیث کی کتاب (مصدرِ اصلی) اسے کہتے ہیں جس کی احادیث کو جمع کرنے والا ان روایات کا خود ایک راوی ہو۔ مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحاح ستہ وغیرہ اصطلاحاً حدیث کی کتابیں ہیں۔ (مشکوٰۃ وغیرہ اصطلاحاً مصدرِ اصلی یعنی حدیث کی کتابیں نہیں ہیں بلکہ احادیث کے مجموعے ہیں۔) اصولاً حوالہ و دلیل مصدرِ اصلی سے دیئے جاتے ہیں، شروحات اور مختلف احادیث کے مجموعوں سے نہیں۔ محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے دعویٰ میں کتب احادیث کے جو نام گنوائے ہیں ان میں فتح الباری کے بعد قومہ دیا ہے اس کے بعد شرح صحیح بخاری دیا ہے، حالانکہ فتح الباری شرح صحیح بخاری ہے اس لئے اس کا حوالہ قابل قبول نہیں ہوگا، دلیل مصدرِ اصلی سے دی جائے۔ تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر درمنثور وغیرہ تفاسیر کی کتابیں ہیں کتب احادیث نہیں ہیں اس لئے ان کے حوالے قابل قبول نہیں ہونگے۔ معجم طبرانی اوسط، معجم طبرانی صغیر اور مجمع الزوائد وغیرہ میں سے جو بھی روایات بطور دلیل پیش کی جائیں ان کا مصدرِ اصلی سے ہونا ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ جو حدیث بھی پیش کی جائے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اصول حدیث سے وہ ”صحیح“ درجہ کی ہو، صرف کسی کے قول سے صحیح نہ ہو۔ مصدرِ اصلی سے

اصول حدیث سے غیر صحیح روایات بھی ناقابل قبول ہوں گی۔ اور چونکہ کلمہ طیبہ کو غیر مقلدین حضرات بھی فرض مانتے ہیں، اس لئے دلیل میں احادیث صحیحہ صریحہ متواترہ ہونی چاہئیں۔ سات سال سے زائد عرصہ میں تو ایک روایت ڈھونڈ کر نکالی (وہ بھی اپنے شیخ الحدیث کی اندھی تقلید میں، کیونکہ شیخ فضیلت ثناء اللہ عبدالکریم مدنی نے ”۱۲ مسائل ۲۰ لاکھ انعام“ کے جواب کے نام پر حقیقت پسندانہ جائزہ میں جو بازی گری کی ہے مذکورہ پمفلٹ اسی کی ایک مثال ہے) تو پورا رسالہ کتنی صدیوں میں شائع کیا جائے گا اس کی خبر نہیں۔

کیا یہی فرقہ اہل حدیث کی دلیل ہے؟۔ محمدی فاؤنڈیشن والے اپنے پمفلٹ میں تحریر کرتے ہیں ”کلمہ طیبہ کا ثبوت: صحیح بخاری کے شارح امام ابن حجر عسقلانیؒ اپنی مشہور کتاب ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ‘ میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں:

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال: انطلق ابو ذر و نعیم ابن عم ابی ذر و انا معهم یطلب رسول اللہ علیہ وسلم و هو مستتر بالجبل فقال بہ ابو ذر: یا محمد اتیناک لنسمع ما تقول، قال: اقول ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ فآمن بہ ابو ذر و صاحبه، انتھی۔ یعنی: حضرت عبداللہ ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر اور ان کے چچا زاد بھائی نعیم دونوں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت آپ ﷺ ایک پہاڑی میں چھپے ہوئے تھے، حضرت ابو ذر نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ کی دعوت کیا ہے سنیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میری دعوت ہے ”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ پس حضرت ابو ذر اور ان کے ساتھی ایمان لے آئے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر

العسقلانی فی ترجمۃ نعیم الغفاری، ج ۲، ص ۶۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)۔
دعویٰ کی حقیقت :-

(۱) محمدی فاؤنڈیشن والوں کی پیش کردہ دلیل میں کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ بالکل اسی ہیئت کے ساتھ موجود ہی نہیں ہے، ملاحظہ ہو؛

الاصابہ فی تمییز الصحابہ حدیث کی کتاب نہیں ہے بلکہ صحابہ کے مناقب و آثار کی کتاب ہے۔ اس میں کچھ احادیث ضمناً تحریر کر دی گئی ہیں اور وہ بھی حدیث کی اصل کتاب (مصدر اصلی) کے حوالے کے ساتھ۔ الاصابہ میں اس روایت کی آگے حوالہ ہے ”مستدرک حاکم“ کا، اور مستدرک حاکم میں اس روایت میں سرے سے لفظ ”محمد“ موجود ہی نہیں ہے اس لئے وہ کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کی دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ دراصل محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے شیخ الحدیث، شیخ فضیلت رضاء اللہ عجب الدکر یم مدنی صاحب کی اندھی تقلید میں (مستدرک حاکم دیکھے بغیر) ان کی کتاب سے اپنے پمفلٹ میں نقل کر دی دیکھئے، شرعی تقلید کے منکرین کس طرح اندھی تقلید کے شکار ہیں۔

(۲) محمدی فاؤنڈیشن والوں کی پیش کردہ روایت ”صحیح“ حدیث کے درجہ تک پہنچتی ہی نہیں جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے تو اصولاً اس روایت کو بطور دلیل پیش ہی نہیں کر سکتے۔ تفصیل ملاحظہ ہو؛

مستدرک حاکم کے مطابق اس روایت کے راوی اس طرح ہیں؛ یونس بن بکر، یوسف بن صہیب، عبداللہ ابن بریدہ، عن ابیہ۔ مذکورہ راویوں میں سے دو راویوں پر جرح

مفسر ملاحظہ ہو؛

یونس بن بکر: آجری نے ابو داؤد سے روایت کرتے ہوئے کہا میرے نزدیک وہ حجت نہیں ہے۔ نسائی نے کہا قوی نہیں ہے اور ایک مرتبہ کہا ضعیف ہے، ابن ابی شیبہ نے کہا وہ نرم تھے۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۱، ص ۳۸۰)

عبداللہ بن بریدہ: امام احمد بن حنبلؒ نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور ابراہیم عربی نے کہا عبداللہ اور سلیمان دونوں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔ جس حدیث کو عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرے وہ منکر ہے۔ (تہذیب التہذیب، ج ۵، ص ۳۶۲)

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے جو حدیث پیش کی ہے اس حدیث کو عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور محدثین کی تحقیق سے مذکورہ حدیث ”منکر“ ہوگی، صحیح ہرگز نہ ہوگی۔ اور چونکہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ روایت بطور دلیل ناقابل قبول ہے۔

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے پمفلٹ کے آخر میں دعویٰ کیا ہے کہ ”اوپر کلمہ طیبہ کی جو حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اگر کوئی یہ ثابت کر دے کہ محولہ کتاب میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ ثابت کرے کہ قرآن وحدیث سے کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ ثابت نہیں ہے تو ہم اس کو منہ مانگا انعام دیں گے۔“ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کا دعویٰ کہاں تک سچ ہے؟ اصول کی بات یہ ہے کہ ”فرض“ یا تو صریح آیت سے ثابت ہوتا ہے یا احادیث متواترہ سے۔ چونکہ محمدی فاؤنڈیشن والے اس کلمے کے اقرار کو خود ”فرض“ مانتے ہیں اس لئے انہیں اس کی دلیل میں قرآن کریم کی صریح آیت پیش کرنا ہوگی۔ یا اگر احادیث سے فرض مانتے ہیں احادیث متواترہ

درکار ہوں گی۔ چونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی دلیل صرف ”صحیح حدیث“ ہوتی ہے اس لئے احادیثِ صحیحہ متواترہ مہیا کرنا ہونگی اور ساتھ ہی ساتھ چونکہ قیاس کی دلالت کے منکر ہیں اس لئے تمام احادیثِ صریحہ پیش کرنا ہونگی غیر صریحہ روایات قابل قبول نہیں ہونگی کہ جن میں قیاس کرنا ہو۔ ”صریح“ اسے کہتے ہیں جس میں نفسِ مسئلہ الفاظ کے ساتھ مذکور ہو۔ یعنی اس مسئلہ تمام صحیح متواتر احادیث میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ اکٹھا اسی ہیئت کے ساتھ مذکور ہو اور اگر ان شرائط کا انکار کرتے ہیں تو زبانی اور تحریری اقرار کریں کہ وہ ”اس کلمہ کے اقرار کو فرض نہیں مانتے۔“

ایڈیٹر اخبار ”اسلاف مالِ گائوں“ کے دعویٰ کی حقیقت

ایڈیٹر ”اخبار اسلاف“ نے دعویٰ کیا ہے کہ کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ اکٹھا انہیں الفاظ کے ساتھ متعدد احادیث میں وارد ہے۔“

کیا یہی فرقہ اہل حدیث کی دلیل ہے؟:- ایڈیٹر ”اخبار اسلاف“ مذکورہ مضمون میں تحریر کرتے ہیں امام بیہقیؒ روایت کرتے ہیں ”اخبرنا ابو عب اللہ الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا يحيى بن صالح الوحاظي، حدثنا اسحاق بن يحيى الكلبي، حدثنا الزهري، حدثني سعيد بن المسيب، ان ابا هريرة رضي الله عنه، اخبره عن النبي ﷺ قال ”انزل الله تعالى في كتابه، فذكر قومًا استكبروا فقال انهم كانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون، وقال تعالى اذ جعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية فانزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين والزهمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها واهلها، وهي لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ استكبرا عنها المشركون يوم الحديبية يوم كاتبهم رسول الله عليه وسلم في قضية المدة“ ترجمہ: ہمیں ابو عبد اللہ الحافظ نے خبر دی (کہا)، ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی (کہا)، ہمیں محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی (کہا)، ہمیں یحییٰ بن صالح الوحاظی نے حدیث بیان کی (کہا)، ہمیں سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی (کہا)، ہمیں الزہری نے حدیث بیان کی (کہا)، مجھے سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی، بیشک انھیں ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے اپنے کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی قوم کا ذکر کیا یقیناً جب انھیں لا إله إلا الله کہا جاتا تو تکبر کرتے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون و اطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لئے کلمہ تقویٰ کو لازم قرار دیا اور اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ اور وہا إله إلا الله مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ہے۔ حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین سے معاہدہ کیا تھا تو مشرکین نے اس کلمہ سے تکبر کیا تھا۔“ (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی، ج ۱، ص ۲۶۳، حدیث نمبر ۱۹۵)

موصوف نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ حدیث میں ”کلمہ طیبہ“ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ اکٹھا انہیں الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔“ نیز یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

دعویٰ کی حقیقت :-

(۱) ایڈیٹر اخبار اسلاف کی پیش کردہ حدیث میں کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ موجود ہی نہیں ہے، بلکہ یہ راوی کی تشریح ہے نہ کہ حدیث مرفوع، ملاحظہ ہو؛ مذکورہ مرفوع

حدیث و کائنات کا حق بھاوا اہلہا “ تک ہے۔ اس کے بعد وہی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“۔۔۔ یہ راوی کی تشریح ہے نہ کہ حدیث مرفوع۔ اس روایت کے الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ کون سا جزو حدیث مرفوع ہے اور کون سا جملہ راوی کا ہے۔ لیکن نام کے اہل حدیث میں اتنی بھی تمیز و صلاحیت نہیں ہے۔ ایک روایت میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا دیکھا اور اس کی تحقیق کی بجائے شیخ فضیلت کفایت اللہ سنبلی ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی کی اندھی تقلید میں اپنے اخبار میں لکھ مارا۔ جبکہ اس روایت کی شرح میں محدثین نے واضح طور پر تحریر کر دیا کہ وہی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“۔۔۔ یہ ”زیادات زہری“ میں سے ہے۔ یعنی موصوف نے غیر مقلدین کے وطیرہ کے مطابق ”بات اپنی، نام حدیث کا“ کے مصداق کام کیا ہے۔ ملاحظہ ہو شرعی تقلید کے منکرین کس طرح اندھی تقلید کے شکار ہیں۔

(۲) ایڈیٹر اخبار اسلاف کی پیش کردہ روایت ”صحیح“ حدیث کے درجہ تک پہنچتی ہی نہیں جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے تو اصولاً اس روایت کو بطور دلیل پیش ہی نہیں کر سکتے۔ تفصیل ملاحظہ ہو؛ موصوف کے مطابق اس روایت کے راوی اس طرح ہیں؛ ابو عبد اللہ حافظ، ابو العباس محمد بن یعقوب، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن صالح الوحاظی، اسحاق بن یحییٰ الکلمی، زہری، سعید بن المسیب، ابو ہریرہ۔ مذکورہ راویوں میں سے دو راویوں پر جرح مفسر ملاحظہ ہو؛

اسحاق بن الیجی الکلمی: محمد بن یحییٰ ذہلی نے کہا کہ وہ مجہول ہے، میں نے یحییٰ بن صالح الوحاظی کے سوا ان سے کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عوف نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ اسحاق نے اپنے باپ کو قتل کیا۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۲۳۱)

محمد بن یحییٰ ذہلی نے کہا کہ وہ مجہول ہے۔ محمد بن عوف نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ اسحاق

نے اپنے باپ کو قتل کیا۔ (میزان الاعتدال ج ۱، ص ۳۵۹)

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بطور دلیل ان کی کسی حدیث کو پیش نہیں کیا۔

یحییٰ بن صالح الوحاطی: میں نے یحییٰ بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا ثقہ اور کہا مہنأ۔ میں نے احمد سے ان کے بارے میں پوچھا تو کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ابو المغیرہ کے جنازہ میں تو میرے باپ نے ان کو ضعیف کہا اور عقیلی نے کہا حمصی جہمی وغیرہ (تہذیب التہذیب، ج ۱۱، ص ۱۹۹)

اس روایت میں کچھ دیگر راویوں کی بحث بھی تفصیل طلب ہے۔ اس کے متعدد راوی عادل نہیں ہیں اس کے بعد بھی موصوف نے اسے ”صحیح“ حدیث کے نام سے پیش کر دیا۔

اس روایت کے جس ٹکڑے سے ایڈیٹر صاحب حدیث میں کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ٹکڑا حدیث رسول نہیں ہے بلکہ راوی کا کلام ہے۔ غیر نبی کے کلام کو حدیث کے نام سے بطور دلیل پیش کر دیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ موصوف حدیث میں اتنی بازی گری کیوں کر رہے ہیں؟ اس کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) موصوف نام کے اہل حدیث ہیں، ان کو تمیز ہی نہیں ہے نبی کے کلام اور غیر نبی کے کلام کے فرق کی۔ انھوں نے مذکورہ روایت میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا دیکھا اور اسے حدیث کے نام سے پیش کر دیا۔

(۲) یادہ سمجھتے تھے کہ یہ غیر نبی کا کلام ہے لیکن جان بوجھ کر اپنے فرقہ کے قول و فعل کے تضاد کو چھپانے کے لئے دھوکہ دہی کی۔

کوئی بھی وجہ ہو لیکن علامات قیامت کے مطابق ضلّوا (گمراہ ہوئے) و اضلّوا (اور گمراہ کیا) کے

مصدق کام کیا ہے۔

اب محمدی فاؤنڈیشن والوں اور ایڈیٹر ”اخبار اسلاف“ کے ذمہ لازم ہے کہ

- (۱) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کی دلیل میں احادیث صحیحہ متواترہ پیش کریں۔
- (۲) حضور اکرم ﷺ نے ایمان کیلئے مکہ طیبہ کے اقرار کا حکم دیا ہوا ایسی صحیح صریح حدیث پیش کریں۔
- تنبیہ: احادیث مصدر اصلی سے عربی متن میں پیش کی جائیں، ترجمہ یا شرح سے نہ پیش کی جائیں
- غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کی نماز کا ہر رکن (تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک) قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ ذیل میں صرف ایک رکعت نماز کے چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل اجماع یا قیاس مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔
- (۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

- (۲) امام سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے پڑھتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

- (۳) نماز میں قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن قومہ میں (رکوع سے اٹھنے کے بعد) ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

- (۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ”سبحان ربی العظیم“ کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

- (۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے

ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ میں بھی کتنے امور ہیں جو اجماع یا قیاس مجتہد سے ہیں۔ ان کا نمبر بعد میں آئے گا پہلے درج بالا سوالات کے جوابات دیں۔

منہ مانگا انعام کب؟

محمدی فاؤنڈیشن سلیم نشی نگر مالیگاؤں والے صدر جمعیت المسلمین مالیگاؤں سے تحریری رابطہ قائم کر کے مجلس منعقد کریں اور منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار رہیں۔ شہر مالیگاؤں کے ہزاروں افراد اس مجلس کے منتظر ہیں۔ تحریری اعلان کریں کہ یہ مجلس کب اور کہاں منعقد ہوگی؟

ایڈیٹر اخبار اسلاف مالیگاؤں کا معافی نامہ کب؟

ایڈیٹر اخبار اسلاف مالیگاؤں نے شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی کی اندھی تقلید میں، ایک غیر صریح روایت کو صحیح حدیث کے نام سے پیش کیا اور زیادات زہری کو مرفوع حدیث کے نام سے پیش کر کے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کیلئے اپنے اخبار میں معافی نامہ کب شائع کریں گے؟ اس کا اعلان کریں۔

چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی کا ایک لاکھ روپے انعام اور

معافی نامہ کب؟

شیخ فضیلہ رضاء اللہ عبدالکریم صاحب مدنی (چیف ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی) نے ”منکر حدیث“ کو ”صحیح حدیث“ کے نام سے پیش کیا اور الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں جس حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے (مستدرک حاکم) اس میں سرے سے لفظ ”محمد“ موجود ہی

نہیں ہے اس لیے ایک لاکھ روپے انعام دینے کی تاریخ کا اعلان کریں، اسی طرح شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی (ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی) نے ”ضعیف حدیث“ کو ”صحیح حدیث“ کے نام سے پیش کیا اور زیادات زُہری کو مرفوع حدیث کے نام سے پیش کیا۔ اس جرم پر اپنے ماہنامہ اہل السنہ میں معافی نامہ کب شائع کریں گے؟ اس کا اعلان کریں۔

چیلنج ہنوز برقرار ہے

غیر مقلدین اپنے اصول کو غلط مان کر اُس کا اقرار کریں اور اُس سے رجوع کرنے کا اعلان کریں یا درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

- (۱) ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ کی دلیل میں احادیث صحیحہ متواترہ پیش کریں۔
- (۲) حضور اکرم ﷺ نے ایمان کیلئے کلمہ طیبہ کے اقرار کا حکم دیا ہوا ایسی صحیح صریح حدیث پیش کریں۔
- تنبیہ: احادیث مصدر اصلی سے عربی متن میں پیش کی جائیں، ترجمہ یا شرح سے نہ پیش کی جائیں۔
- غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کی نماز کا ہر رکن (تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک) قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ ذیل میں صرف ایک رکعت نماز کے چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل اجماع یا قیاس مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔
- (۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔
- (۲) امام سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے پڑھتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

(۳) نماز میں قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن قومہ میں (رکوع سے اٹھنے کے بعد) ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

(۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ”سبحان ربی العظیم“ کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

(۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ میں بھی کتنے امور ہیں جو اجماع یا قیاس مجتہد سے ہیں ان کا نمبر بعد میں آئے گا۔

جمعیت المسلمین،

مولوی محمد عثمان پورہ، سروے نمبر ۱۵۶،

مالیگاؤں ۲۲۳۲۰۳